

Freebooks.pk

Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اسلامیات لازمی — جماعت گیارہویں (PECTAA بورڈ)

باب 1

قرآن مجید و حدیث نبوی

علوم القرآن • علوم الحدیث • مکی و مدنی سورتیں • تدوین حدیث



قرآن مجید و حدیث نبوی ﷺ

اس باب میں قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ کے بنیادی علوم کا مطالعہ کیا جائے گا۔ باب کا پہلا حصہ 'علوم القرآن' قرآن مجید کی خصوصیات، اس کے اسمائے مبارکہ، مکی و مدنی سورتوں کے فرق اور آیات احکام کے تصور پر مشتمل ہے۔

باب کا دوسرا حصہ 'علوم الحدیث' حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت، تدوین حدیث کے تین ادوار، صحاح ستہ اور اصول اربعہ جیسی مستند کتب حدیث، اور نصاب میں شامل منتخب احادیث مبارکہ کے تراجم پر مشتمل ہے۔

تعلیمی مقاصد

- قرآن مجید کے فضائل اور خصوصیات (عالم گیریت، کالمیت، جامعیت، ابدیت) بیان کرنا
- قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ اور ان کے معانی سے آگاہی حاصل کرنا
- مکی اور مدنی سورتوں کی تعریف اور خصوصیات کے ساتھ ساتھ آیات احکام کا تصور سمجھنا
- حجیت حدیث اور حفاظت حدیث کی اہمیت سے آگاہ ہونا
- تدوین حدیث کے تین ادوار اور ہر دور کی نمایاں شخصیات کے بارے میں جاننا
- صحاح ستہ اور اصول اربعہ (مستند کتب حدیث) سے آگاہی حاصل کرنا
- نصاب میں شامل منتخب احادیث نبوی ﷺ کے تراجم اور ان کی روزمرہ زندگی میں اہمیت کا جائزہ لینا

کلیدی تصورات

قرآن مجید کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تقریباً تیس (23) سال کے عرصے میں نازل فرمائی۔ یہ انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا اور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے، جو قیامت تک اپنی اصل حالت میں محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تعلیمات کا خلاصہ اور ان کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دیگر آسمانی کتابوں پر نگہبان بھی قرار دیا ہے۔ 'علوم القرآن' سے مراد وہ علوم ہیں جو مفسرین قرآن نے قرآن مجید سے اخذ کیے ہیں، جیسے مکی و مدنی سورتیں، محکم و متشابہ آیات، شان نزول، اور ناسخ و منسوخ کا علم۔



قرآن مجید کی چار بنیادی خصوصیات

عالم گیریت: قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے۔ سابقہ آسمانی کتابیں کسی خاص قوم یا علاقے کے لیے نازل ہوئی تھیں، جبکہ قرآن مجید ایک عالم گیر کتاب ہے۔ قرآن کی متعدد آیات میں 'يَا أَيُّهَا النَّاسُ' کے الفاظ سے تمام انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: 'هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ' (سورۃ ابراہیم: 52) یعنی 'یہ (قرآن) انسانوں کے لیے پیغام ہے'۔

کاملیت: قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں۔ ہدایت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، نبی کریم ﷺ پر آکر مکمل ہو گیا، اور قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ' (سورۃ التکویر: 27) یعنی 'یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے'۔

جامعیت: قرآن مجید میں زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے مکمل راہ نمائی موجود ہے — عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین، سب اس میں شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ' (سورۃ النحل: 89) یعنی 'اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے'۔

ابدیت: قرآن مجید کی تعلیمات ہمیشہ کے لیے ہیں اور ہر زمانے کے لیے قابل عمل ہیں۔ یہ کتاب ہدایت اور دین و دنیا کی سعادت کا سرچشمہ ہے، اور اس کی تعلیمات قیامت تک کے لوگوں کے لیے یکساں نفع بخش ہیں۔

قرآن مجید کے اسمائے مبارکہ

قرآن مجید کے متعدد ذاتی اور صفاتی نام ہیں، جن میں سے چند نمایاں یہ ہیں: القرآن (سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب)، الذکر (وعظ و نصیحت پر مبنی کتاب)، الفرقان (حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب)، الکتاب (اللہ تعالیٰ کی خاص کتاب)، التنزیل (اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ)، النور (روشنی دکھانے والی کتاب)، البرہان (واضح دلیل)، المبین (کھلی اور واضح راہ نمائی)۔

دیگر نمایاں نام: العزیز (زبردست کتاب)، الکریم (عزت والی کتاب)، الشفاء (شفادینے والی کتاب)، العلم (علم و معرفت کا خزانہ)، الحکیم (حکمت و دانائی سے بھرپور کتاب)، المجید (بزرگی والی کتاب)، المبارک (بابرکت کتاب)، اور الحق (حق و صداقت کا بیان)۔ یہ اسمائے مبارکہ قرآن مجید کی صفات اور اس کی عظمت کی غمازی کرتے ہیں۔

مکی اور مدنی سورتیں

جو سورتیں ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں وہ 'مکی سورتیں' کہلاتی ہیں۔ چوں کہ اس دور میں نبی کریم ﷺ کا خطاب زیادہ تر مشرکین مکہ سے تھا، اس لیے مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان کیے گئے ہیں، نبی کریم



ﷺ اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے، گزشتہ امتوں کے واقعات بیان ہوئے ہیں، اور عقائد کی درستی و اخلاق کی اصلاح پر زور دیا گیا ہے۔ مکی سورتوں میں اہل عرب کی فصاحت و بلاغت کے تناظر میں قرآن مجید کے لفظی محاسن اور اعجازی شان کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہونے والی سورتیں 'مدنی سورتیں' کہلاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف لا کر اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی، اس لیے مدنی سورتوں میں جہاد و قتال کے احکام، حقوق و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔ مدنی سورتوں میں عموماً 'يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا' کے الفاظ سے اہل ایمان سے خطاب کیا گیا ہے، اور ان کا انداز بیان سادہ اور سلیس ہے۔

آیاتِ احکام سے مراد قرآن مجید کی وہ آیات ہیں جن میں اسلامی شریعت کے احکام اور قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ ان آیات میں عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرت اور حدود و قصاص جیسے موضوعات شامل ہیں، اور فقہاء انہیں اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حدیث کی تعریف اور اہمیت

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو 'حدیث' کہا جاتا ہے۔ تقریر سے مراد وہ قول یا عمل ہے جو نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہ فرمایا ہو، جب کہ صفات میں آپ ﷺ کے شمائل، جیسے 'جسمکم' اطہر کی رنگت اور شکلِ مبارک، شامل ہیں۔

جس طرح قرآن مجید پر ایمان لانا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے، اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی پیروی بھی دین کا بنیادی تقاضا ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے فرامین و اعمال کے بغیر نہ قرآن مجید کو مکمل طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اس کی تعلیمات پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: 'وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا' (سورۃ الحشر: 7) یعنی 'اور جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ'۔

تدوینِ حدیث کا پہلا دور

احادیثِ مبارکہ کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید کی طرح احادیثِ نبویہ کی حفاظت کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف احادیث کو یاد کیا اور انہیں لکھ کر محفوظ کیا، بلکہ ان کی جمع و تدوین کا بھی اہتمام فرمایا۔ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کرام کے پاس احادیثِ مبارکہ کے مجموعے موجود تھے۔



تابعین کے دور میں جمع و تدوین کی یہ کوششیں ایک باقاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر گئیں۔ حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ جیسے نامور تابعین نے احادیث کی جمع و تدوین اور تحقیق میں نمایاں کردار ادا کیا۔

تدوین حدیث کا دوسرا دور

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں تدوین حدیث کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس دور میں امام زہری، امام جعفر صادق، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہم اللہ جیسی شخصیات نے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

اس دور میں احادیث نبویہ کے علاوہ صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے اقوال و آثار اور تابعین کی آراء کی جمع و ترتیب کا کام بھی ہوا۔ احادیث نبویہ کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا، اور موطا، مسند، مصنف اور جامع کے ناموں سے حدیث کی تراشیں مرتب کی گئیں، جیسے موطا امام مالک اور مسند احمد بن حنبل۔

تدوین حدیث کا تیسرا دور

تدوین حدیث کا تیسرا دور تیسری صدی ہجری میں اپنے عروج کو پہنچا۔ منکرین حدیث اور مستشرقین کا یہ نقطہ نظر کہ تیسری صدی ہجری 'جمع و تدوین کا دور' ہے درست نہیں، بلکہ درحقیقت یہ علم حدیث کی ترویج و اشاعت کا دور ہے، کیوں کہ حدیث کی جمع و تدوین اس سے پہلے کے ادوار میں شروع ہو چکی تھی۔

محدثین کرام رحمہم اللہ نے دنیا بھر سے حدیث جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحت و ضعف جانچنے کا بھی اہتمام کیا۔ راویوں کی تحقیق کے لیے 'علم اسماء الرجال' اور 'جرح و تعدیل' کا فن وجود میں آیا، اور صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کر کے مرتب کیا گیا۔ اس دور میں نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کے لیے 'مرفوع حدیث' اور صحابہ کرام کے اقوال و افعال کے لیے 'موقوف حدیث' کی اصطلاحات وضع کی گئیں۔ 'مستشرقین' سے مراد وہ غیر مسلم ہیں جنہوں نے اسلامی علوم پر تحقیق کی، اور تدوین حدیث پر ان کے اعتراضات بیشتر بے بنیاد اور تعصب پر مبنی ہیں۔

صحاح ستہ اور اصول اربعہ

اسی تیسرے دور میں چھ معتبر ترین کتب حدیث مرتب ہوئیں جنہیں 'صحاح ستہ' کہا جاتا ہے: (1) صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل البخاری، (2) صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج القشیری، (3) سنن ابی داؤد — امام سلیمان بن اشعث السجستانی، (4) جامع ترمذی — امام محمد بن عیسیٰ الترمذی، (5) سنن نسائی — امام احمد بن شعیب النسائی، (6) سنن ابن ماجہ — امام محمد بن یزید ابن ماجہ۔



اصول اربعہ سے مراد اہل تشیع کی چار مستند کتب حدیث ہیں: الکافی (ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی)، مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه (ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ)، الاستبصار اور تہذیب الاحکام (دونوں ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی کی تصانیف)۔

منتخب احادیث مبارکہ اور تراجم

امتحان میں حدیث کے ترجمے کا سوال (4 نمبر) صرف اسی باب کی درج ذیل منتخب احادیث میں سے پوچھا جاتا ہے۔

حدیث 1

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ
جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔
(صحیح بخاری: 71)

حدیث 2

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ
قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ بے حیا اور بد زبان شخص کو پسند نہیں کرتا۔
(جامع ترمذی: 2002)

حدیث 3

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے گا، اور جو کسی تنگ دست کے لیے آسانی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔
(صحیح مسلم: 2699)

حدیث 4

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا آفَنَاهُ
قیامت کے دن کسی بندے کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے اس کی عمر، علم، مال اور جسم



کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے۔

(جامع ترمذی: 2416)

حدیث 5

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ

سات تباہ کن گناہوں سے بچو: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق جان لینا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا، اور پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

(صحیح بخاری: 2766)

حدیث 6

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ يَدِهِ

تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(صحیح مسلم: 49)

حدیث 7

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔

(صحیح بخاری: 6412)

حدیث 8

الْحَالُ بَيْنَ وَالحَرَامِ بَيْنَ وَيَنْتَمِا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ

حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان کے درمیان مشتبہ امور ہیں؛ جو شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔

(صحیح بخاری: 52)

حدیث 9

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں



کی مشابہت اختیار کریں۔
(صحیح بخاری: 5885)

حدیث 10

إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ
سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ یعنی وہ دوسرے کے باپ کو گالی دے تو
بدلے میں اس کا باپ بھی گالی سنے۔
(صحیح بخاری: 5973)

حدیث 11

اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہو، کیوں کہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔
(صحیح بخاری: 2448)

حدیث 12

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
تم میں سے کوئی اس وقت تک مکمل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ
محبوب نہ ہو جاؤں۔
(صحیح بخاری و مسلم: 15)

حدیث 13

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا، پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔
(صحیح بخاری و مسلم: 527)

اہم تعریفات

علوم القرآن سے کیا مراد ہے؟



وہ علوم جو مفسرین قرآن نے قرآن مجید سے اخذ کیے ہیں، جیسے مکی و مدنی سورتیں، شانِ نزول اور نسخ و منسوخ کا علم۔
مکی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

وہ سورتیں جو ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئیں، جن میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث بیان ہوئے ہیں۔

مدنی سورتیں کسے کہتے ہیں؟

وہ سورتیں جو ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں، جن میں جہاد، حقوق و فرائض اور خاندانی و تمدنی قوانین بیان ہوئے ہیں۔

آیاتِ احکام کی تعریف کریں۔

قرآن مجید کی وہ آیات جن میں اسلامی شریعت کے احکام و قوانین بیان کیے گئے ہیں۔

حدیث کی تعریف کریں۔

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہا جاتا ہے۔

مستشرقین کسے کہتے ہیں؟

وہ غیر مسلم جنہوں نے اسلامی علوم پر تحقیق کی اور بیشتر نے اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

احادیث کی چھ معتبر ترین کتب — بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔

مرفوع اور موقوف حدیث میں فرق بتائیں۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو مرفوع حدیث، جب کہ صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو موقوف حدیث کہا جاتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

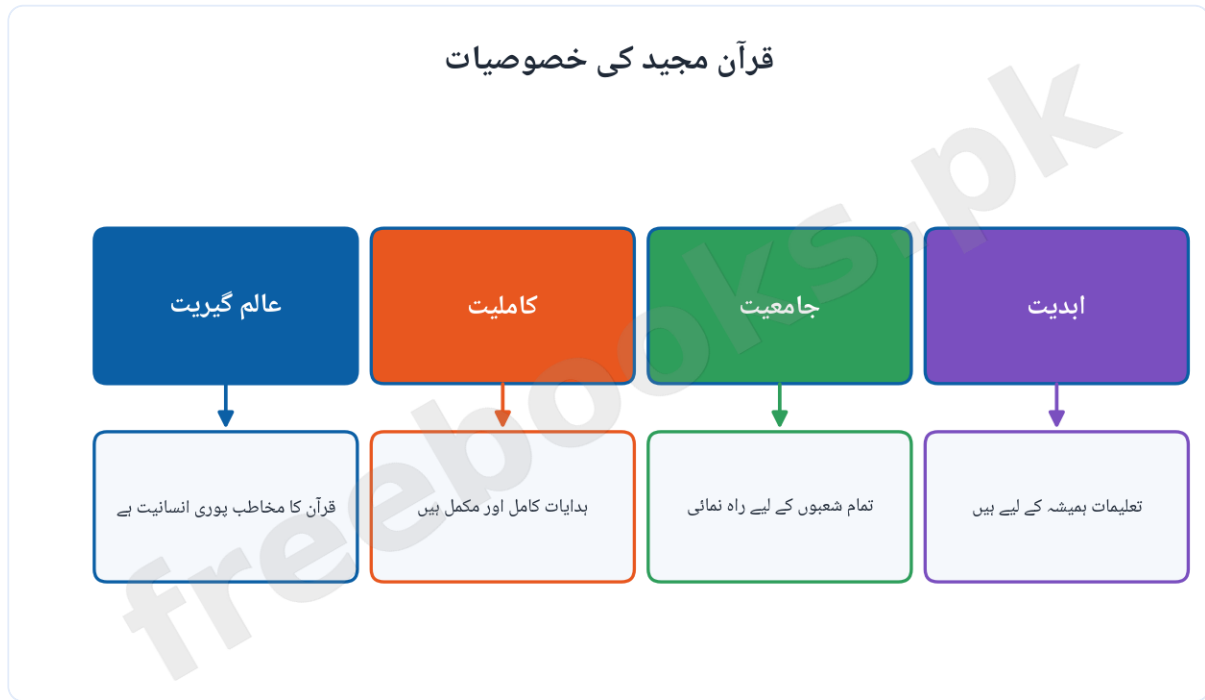
عنوان	خلاصہ
قرآن مجید کی چار خصوصیات	عالم گیریت، کاملیت، جامعیت، ابدیت
نزولِ قرآن کا دورانیہ	تقریباً 23 سال
قرآن مجید کے پارے اور سورتیں	30 پارے، 114 سورتیں
تدوینِ حدیث کے تین ادوار	پہلا دور (صحابہ و تابعین) — دوسرا دور (99 ہجری، حضرت عمر بن عبدالعزیز) — تیسرا دور (تیسری صدی ہجری، صحاح ستہ)



صحاح ستہ	بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
اصول اربعہ	الکافی، من لایحضرہ الفقیہ، الاستبصار، تہذیب الاحکام

خاکہ جات

قرآن مجید کی خصوصیات: قرآن مجید کی چار بنیادی خصوصیات — عالم گیریت، کاملیت، جامعیت اور ابدیت — کا خاکہ



قرآن مجید کی خصوصیات

تدوینِ حدیث کے تین ادوار: صحابہ و تابعین کے دور سے لے کر صحاح ستہ کی تدوین تک تین ادوار کا خاکہ



تدوین حدیث کے تین ادوار



تدوین حدیث کے تین ادوار

مختصر سوالات و جوابات

قرآن مجید عالم گیر کتاب ہے، مختصر وضاحت کریں۔
قرآن مجید کا مخاطب پوری انسانیت ہے، نہ کہ کوئی خاص قوم یا علاقہ، اور اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر نسل کے لیے ہیں۔

قرآن مجید کی کاملیت سے کیا مراد ہے؟
قرآن مجید کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں؛ ہدایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ پر آکر مکمل ہو گیا اور قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

مکی اور مدنی سورتوں میں کوئی سے دو فرق بیان کریں۔
مکی سورتوں میں توحید، رسالت اور آخرت کے مباحث ہیں جب کہ مدنی سورتوں میں جہاد، حقوق و فرائض اور خاندانی قوانین بیان ہوئے ہیں؛ مکی سورتیں ہجرت سے پہلے اور مدنی ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔

آیات احکام کے بارے میں مختصر لکھیں۔
آیات احکام وہ آیات ہیں جن میں شریعت کے احکام بیان ہوئے ہیں، جن میں عبادات، معاملات اور حدود و قصاص شامل ہیں، اور فقہاء انہیں قانون کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

حدیث کی اہمیت اختصار سے بیان کریں۔



حدیث کے بغیر نہ قرآن مجید کو مکمل طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے، اس لیے احادیث کی پیروی دین کا بنیادی تقاضا ہے۔

تدوین حدیث کے دورِ ثانی کی دو اہم شخصیات کے نام لکھیں۔
 امام زہری اور امام مالک رحمہما اللہ اس دور کی نمایاں شخصیات میں شامل ہیں۔
صحاح ستہ میں سے کوئی سے دو کتب کے نام مصنفین کے ساتھ لکھیں۔
 صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل البخاری، اور صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج القشیری۔

مستشرقین کے اعتراضات کی نوعیت کیا ہے؟
 مستشرقین کی طرف سے تدوین حدیث پر کیے گئے اعتراضات بیشتر بے بنیاد اور مذہبی تعصب پر مبنی ہیں۔

تفصیلی سوالات و جوابات

قرآن مجید کی خصوصیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

قرآن مجید چار بنیادی خصوصیات کا حامل ہے۔ عالم گیریت کا مطلب ہے کہ اس کا مخاطب پوری انسانیت ہے، کسی خاص قوم یا علاقے تک محدود نہیں۔ کمالیت سے مراد یہ ہے کہ اس کی ہدایات کامل اور مکمل ہیں، اور نبی کریم ﷺ پر ہدایت کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا۔ جامعیت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات اور قوانین سمیت زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے راہ نمائی موجود ہے۔ ابدیت سے مراد یہ ہے کہ اس کی تعلیمات ہمیشہ کے لیے ہیں اور ہر زمانے کے انسان کے لیے یکساں قابلِ عمل ہیں۔ ان چاروں خصوصیات کی بنا پر قرآن مجید ایک بے مثل اور کامل کتابِ ہدایت ہے۔

تدوین حدیث کے تین ادوار پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

تدوین حدیث تین ادوار میں مکمل ہوئی۔ پہلے دور میں صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم نے احادیث کو یاد کیا، لکھا اور محفوظ کیا؛ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کے پاس احادیث کے مجموعے موجود تھے۔ دوسرے دور کا باقاعدہ آغاز حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں ہوا، جس میں امام زہری، امام مالک اور امام ابوحنیفہ جیسی شخصیات نے احادیث کو موطا، مسند اور مصنف کی صورت میں مرتب کیا۔ تیسرا دور تیسری صدی ہجری میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کا دور تھا، جس میں راویوں کی تحقیق کے لیے اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کے فن وضع ہوئے اور صحاح ستہ جیسی معتبر کتب مرتب ہوئیں۔



صحاح ستہ کا تعارف پیش کریں۔

صحاح ستہ احادیث کی چھ معتبر ترین کتب ہیں جو تدوینِ حدیث کے تیسرے دور میں مرتب ہوئیں: صحیح بخاری (امام محمد بن اسماعیل البخاری)، صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج القشیری)، سنن ابی داؤد (امام سلیمان بن اشعث السجستانی)، جامع ترمذی (امام محمد بن عیسیٰ الترمذی)، سنن نسائی (امام احمد بن شعیب النسائی) اور سنن ابن ماجہ (امام محمد بن یزید ابن ماجہ)۔ ان کتب کے مصنفین نے اصول حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح احادیث کو مرتب کرنے کا خصوصی اہتمام کیا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتب امتِ مسلمہ میں مستند ترین مقام رکھتی ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے: (الف) اسراء و معراج (ب) شقِ قر (ج) قرآن مجید (د) ولادت مبارکہ

درست جواب: (ج) قرآن مجید۔ قرآن مجید نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا اور دائمی معجزہ ہے جو قیامت تک محفوظ رہے گا۔

قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کے لیے ہے: (الف) ترجمہ (ب) نگہبان (ج) تلخیص (د) دیباچہ
درست جواب: (ب) نگہبان۔ قرآن مجید سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان پر نگہبان ہے۔

دنی سورتوں میں عموماً کن الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے؟ (الف) یا أیُّہا النَّاسُ (ب) یا أیُّہا الَّذِینَ آمَنُوا (ج) یا بَنِی آدَمَ (د) یا أَهْلَ الْکِتَابِ
درست جواب: (ب) یا أیُّہا الَّذِینَ آمَنُوا۔ دنی سورتوں میں عموماً یا أیُّہا الَّذِینَ آمَنُوا کے الفاظ سے اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا ہے۔

آیاتِ احکام کن علماء کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں؟ (الف) مفسرین (ب) فقہا (ج) محدثین (د) مؤرخین
درست جواب: (ب) فقہا۔ فقہا آیاتِ احکام کو اسلامی قانون کے اصولوں کی بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو اصطلاحاً کہتے ہیں: (الف) خبر (ب) روایت (ج) حدیث (د) اثر

درست جواب: (ج) حدیث۔ نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہا جاتا ہے۔

تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز کس دور میں ہوا؟ (الف) پہلا دور (ب) دوسرا دور (ج) تیسرا دور (د) چوتھا دور



درست جواب: (ب) دوسرا دور (99 ہجری)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور (99 ہجری) میں تدوینِ حدیث کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

صحاح ستہ کی تدوین کس دور میں ہوئی؟ (الف) پہلے دور میں (ب) دوسرے دور میں (ج) تیسرے دور میں (د) چوتھے دور میں

درست جواب: (ج) تیسرے دور میں۔ صحاح ستہ جیسی معتبر کتب تیسرے دور (تیسری صدی ہجری) میں مرتب ہوئیں۔

صحیح بخاری کے مصنف کون ہیں؟ (الف) امام مسلم بن حجاج (ب) امام محمد بن اسماعیل البخاری (ج) امام ترمذی (د) امام ابن ماجہ

درست جواب: (ب) امام محمد بن اسماعیل البخاری۔ صحیح بخاری امام محمد بن اسماعیل البخاری کی تصنیف ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو کہا جاتا ہے: (الف) موقوف حدیث (ب) مرفوع حدیث (ج) مقطوع حدیث (د) مرسل حدیث

درست جواب: (ب) مرفوع حدیث۔ نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کے لیے 'مرفوع حدیث' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

اصول اربعہ کا تعلق کن کتبِ حدیث سے ہے؟ (الف) صحاح ستہ (ب) اہل تشیع کی مستند کتب (ج) تفاسیر قرآن (د) کتبِ فقہ حنفی

درست جواب: (ب) اہل تشیع کی مستند کتب۔ اصول اربعہ اہل تشیع کی چار مستند کتبِ حدیث ہیں: الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، الاستبصار اور تہذیب الاحکام۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو تقریباً 23 سال میں نازل ہوا اور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے
- قرآن مجید کی چار خصوصیات: عالم گیریت، کالیت، جامعیت، ابدیت
- قرآن کے مشہور اسمائے مبارکہ: القرآن، الفرقان، الکتاب، النور، الحکیم وغیرہ
- مکی سورتوں میں توحید و آخرت، مدنی سورتوں میں احکام و قوانین بیان ہوئے ہیں
- آیاتِ احکام شریعت کے احکام پر مشتمل آیات ہیں جو فقہ کی بنیاد ہیں
- حدیث سے مراد نبی کریم ﷺ کا قول، فعل، تقریر یا صفت ہے
- تدوینِ حدیث کے تین ادوار: صحابہ و تابعین کا دور، دورِ عمر بن عبدالعزیز (99 ہجری)، اور تیسری صدی ہجری کا دور
- صحاح ستہ: بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ
- اصول اربعہ: الکافی، من لا یحضرہ الفقیہ، الاستبصار، تہذیب الاحکام



• مرفوع حدیث نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال کو، اور موقوف حدیث صحابہ کرام کے اقوال و افعال کو کہا جاتا ہے

امتحانی نکات

- پیئرنگ اسکیم کے مطابق باب اول سے 1 معروضی سوال (MCQ) اور Q.2 میں 2 مختصر سوالات (8 میں سے 5 کے انتخاب میں شامل) پوچھے جاتے ہیں
- حدیث کا ترجمہ (سوال 4، 4 نمبر) صرف باب اول کی منتخب احادیث میں سے پوچھا جاتا ہے — تمام احادیث کے تراجم اچھی طرح یاد کریں
- تفصیلی سوال (Q.5) کا ایک حصہ باب اول یا باب سوم میں سے آتا ہے — قرآن مجید کی خصوصیات اور تدوین حدیث کے ادوار پر خصوصی توجہ دیں
- قرآن مجید کی چاروں خصوصیات کو مثالوں اور آیات قرآنی کے ساتھ یاد رکھیں
- تدوین حدیث کے تینوں ادوار کی اہم شخصیات اور صحاح ستہ کے مصنفین کے نام درست ترتیب سے یاد کریں

